(۳۸)

سورۃ فاتحہ روحانی دولت کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے
مَیں نے جو کچھ سیکھا اِسی سے سیکھا

(فرمودہ ۲۹ ؍دسمبر ۱۹۳۹ء بمقام قادیان)

تشہّد تعوّ ذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

''بعض معترضین یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ سے پہلے مَیں ہر دفعہ سورۃ فاتحہ کی ہی تلاوت کیوں کرتا ہوں اوران کے اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر دفعہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے سے خواہ مخواہ وقت ضائع ہوتا ہے لیکن حق یہ ہے کہ مجھے تو سارے قرآن کریم کی سمجھ ہی اسی سورۃ سے آئی ہے اوراس کے متعلق اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسے انکشافات کیا کرتا ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جو کچھ سیکھا ہے اسی سے سیکھا ہے میں نے اس سورۃ کی تفسیر فرشتہ سے سیکھی تھی جس نے کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ آپ کواس کی تفسیر سمجھاؤں اور میں ہمیشہ سے یہ دعوٰی کرتا آیا ہوں کہ جس شخص کو میری یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں شبہ ہو وہ میرے سامنے آئے اور سورۃ فاتحہ یا قرآن کریم کے کسی اور حصہ کی تفسیر کرے۔

یہ سورۃ ایسی ہے جو ہر مضمون اور ہر صداقت کی طرف ہمیں لے جاتی ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [1] کیسی بابرکت دُعا ہے کونسا ہنر

اور کونسا کام ہے جو اس سے باہر رہ سکتا ہے دنیا میں انسان کو ہزاروں کام ایسے کرنے پڑتے ہیں جو اس کے دل کی خواہش کے خلاف ہوتے ہیں لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا مانگتا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تو اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ایسا جوڑ پیدا کر دیتا ہے کہ جس سے اس کی کامیابی کا رستہ کھل جاتا ہے انسان کو خدا تعالیٰ نے پیدا کر کے اس کے ذمہ مختلف کام لگا دئے ہیں۔ بیوی بچوں کی خبر گیری ہے، ماں باپ کی خدمت، رشتہ داروں سے میل جول، تجارت اور کاروبار کی دیکھ بھال وغیرہ کئی قسم کے مشاغل ہیں۔ اس کے دل میں اپنی محبت بھی پیدا کی اور پھر اسے مادیات کی طرف لگا دیا اور خود ایسا وراء الوریٰ ہو گیا کہ جہاں انسان پہنچ ہی نہ سکے اب وہ حیران ہے کہ کیا کرے لیکن پھر خود ہی اسے یہ دُعا سکھا دی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لگاؤ تو ٹیلیفون اس کے دماغ میں اور اس کا ایک سرا ہمارے ہاتھ میں دو چنانچہ جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی تکلیف کے وقت میں اللہ تعالیٰ سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دُعا فرماتے تو فوراً اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ[2] کے الہام کا ٹیلیفون لگ جاتا تو بندہ دنیا کا کوئی کام کرے اس دُعا سے باہر نہیں ہوسکتا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے جو لوگ ساتھ جا سکتے تھے وہ گئے مگر نابینا، معذور اور کمزور لوگ گھروں میں رہے اور ساتھ نہ جاسکے وہ اپنے دلوں میں دکھ محسوس کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو میدان جہاد میں ہیں اور ہم گھروں میں بیٹھے ہیں مگر دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی مجاہدین سے فرمایا کہ تم لوگ بے شک میدانِ جہاد میں تکالیف اٹھا رہے ہو لیکن مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو ثواب میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کام تو ہم کریں، تکالیف ہم اٹھائیں اور ثواب ان کو ملے آپ نے فرمایا اپنی معذوری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکنے پر ان کے دلوں میں جو تکلیف ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ساتھ ملا دیا ہے۔[3] تو دیکھو اس دُعا نے کیسا جادو کیا اور کس طرح ان کے لئے بھی ثواب کے رستے کھول دیئے۔ اب جو میں خطبہ کے لئے کھڑا ہؤا تو مجھے خیال آیا کہ اب نماز کے بعد یہ سب لوگ جو اس وقت

میرے سامنے ہیں اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے اور معلوم نہیں اگلے سال تک کون کون زندہ رہتا ہے اور پھر کس کس سے ملاقات کا موقع میسر آتا ہے میری ان سے یا انکی مجھ سے پھر ملاقات ہوتی ہے یا نہیں اور اس خیال نے میرے دل میں ایک گھبراہٹ سی پیدا کر دی مگر پھر معًا مجھے خیال آیا کہ گھبراہٹ کی کیا بات ہے اور میں نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھا تو مجھے اپنے اس درد کا علاج بھی اسی میں مل گیا اور میں نے خیال کیا کہ اگلا جہان ایک ایسا مرکز ہے جس میں ہم پھر مل سکیں گے غرض کوئی درد نہیں جس کا علاج سورۃ فاتحہ میں نہ ہو اور کوئی علم نہیں جو اس سورۃ میں موجود نہ ہو اسلئے مَیں احبابِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اس سورۃ پر غور کرنے کی عادت ڈالیں اور اخلاص سے اسے پڑھا کریں اخلاص کی برکت سے آپ کو بھی وہ گُر مل جائے گا جو ساری مشکلات کا حل ہے یہ دولت کا خزانہ ہے جہاں سے مَیں نے بہت کچھ پایا ہے اور یہ خزانہ مَیں نے آپ کو دکھا دیا ہے اس کی کنجی اللہ تعالیٰ نے مجھے تو دیدی ہے مگر آپ لوگ خود کوشش کریں اور اسے حاصل کریں اور پھر اس خزانہ سے متمتع ہوں یہ ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔

آخر مَیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ میرے اور آپ کے ساتھ ہو، میرے غموں کو بھی دور کرے اور آپ کے غموں کو بھی۔ وہ میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی خوشیوں کے سامان پیدا کرے اور ایسا کرے کہ ہمارے غم اور ہماری خوشیاں سب اس کے لئے ہوں۔''

(الفضل ۱۴؍اکتوبر ۱۹۵۹ء)

۱؎ الفاتحة :۶، ۷

۲؎ تذکرہ صفحہ ۴۶۲ ایڈیشن چہارم

۳؎ صحیح بخاری کتاب المغازی باب نزول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الحجر